



سوال

(166) وضوء اور غسل میں نیت کرنا فرض ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وضوء اور غسل میں نیت فرض ہے کہ نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اکثر اہل علم جسے صحیح کہتے ہیں وہ یہی ہے کہ نیت تمام عبادات میں فرض ہے خواہ وہ خود مقصود ہوں یا عبادہ مقصودہ کیلئے ذریعہ ہوں اور جو عبادات میں وسیلہ اور مقصود کا فرق کرتے ہیں بلکہ پاس سوائے قیاس محض کے اور کوئی دلیل نہیں اور یہ بوجہ نص کے بالمقابل ہونے کے کسی شمار میں نہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے جو صحاح اور سنن و مسانید سب میں آئی ہے کہ ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

تو تمام اعمال نیت کے ماتحت ہیں اور جو نیت کے مسئلے میں اعمال میں فرق کرتا ہے اس پر دلیل پیش کرنا لازم ہے اور یہ حدیث اسلام کے قواعد میں سے ایک عظیم قاعدہ ہے جس پر توجہ کرنا فرض ہے۔

جان لو کہ میں نے احادیث میں غور کیا تو مجھے وضوء اور طہارت مستقل عبادت معلوم ہوئیں۔

جیسے کہ احمد مالک دارمی اور ابن ماجہ نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَنْتَهُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَالْبِحَانُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ»

(سیدھے ہو جاؤ اور تم (کما حقہ) احصاء ہے گز نہیں کر سکو گے اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے بہتر عمل نماز ہے اور وضوء کی حفاظت مؤمن ہی کرتا ہے)۔

حدیث کا معنی یہ ہے کہ وضوء پر دامت کرنا مؤمن ہی کا کام ہے تو وضوء پر دامت کرنی ایمانی صفت ہے خواہ وہ نماز کے لئے ہو یا نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کو طہارت پسند ہے تو وضوء اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ محبوب ہے تو یہ مستقل عبادت ہے صرف وسیلہ نہیں ہے



اور اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر کے مٹی سے مسح کر لیتے تھے

میں کہتا ہوں: پانی تو آپ کے قریب ہے تو فرماتے: ”میں کیا جانوں شاید میں (پانی تک) نہ پہنچ سکوں۔ (احمد: 1/303) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تیمم عبادت کے لئے نہیں تھا بلکہ نقشہ عبادت تھا۔

اور اسی طرح احمد ابو داؤد اور اسی طرح المشکاۃ (1/108) میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان ذکر کر کے بحالت طہارت رات بسر کرتا ہے پھر وہ رات کو کہیں جاگ جائے اور اللہ تعالیٰ سے کوئی خیر مانگے تو اللہ تعالیٰ سے وہ دیدیتا ہے۔“ اس معنی کی حدیثیں بکثرت ہیں۔

اور جو وضوء کپڑے کے دھونے پر قیاس کرتا ہے اس لحاظ سے کہ اسمیں نیت واجب نہیں یہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ طہارت کی دو قسمیں ہیں:

1- حدیث سے طہارت یہ نیت کی محتاج ہے۔

2- نجاست سے طہارت اسمیں نیت کی حاجت نہیں۔

کیونکہ اسکا تعلق باب ترک (ہتھیوڑھینے) سے ہے۔ جیسے زنا کو ترک کر دینا شراب پینے کو ترک کرنا، عمل قوم لوط کو ترک کرنا، غضب اور چوری کو ترک کرنا وغیرہ۔ تو ان چیزوں میں ضروری نہیں کہ آپ روزانہ نیت کرتے رہیں اور کہیں میں نیت کرتا ہوں کہ میں زنا نہیں کرونگا میں نیت کرتا ہوں کہ میں شراب نہیں پیونگا وغیرہ۔

جیسے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح المہذب (1/309) میں ذکر کیا ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری (1/11) میں توجہ دین میں احتیاط سے کام لیتا ہے وہ اسی قول کو بہتر سمجھے گا۔ اور جو ظلمات تقلید کے اندھیروں میں داخل ہو چکا ہے تو اس پر حق نہ دیکھنے کی ملامت نہیں کیونکہ وہ اندھیروں میں ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 378

محدث فتویٰ